بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۵

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر ——— یوم جمعۃ المبارک

جلد ۳۱ | ۲۹ ماہ صلح ۱۳۲۲ ش | ۲۲ ماہ محرم الحرام ۱۳۶۲ھ | ۲۹ جنوری سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ صلح ۱۳۲۱ ہش۔ راجپورہ سے (۲۶ جنوری) جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اچھی ہے۔ رات کو سردرد کی شکایت رہی۔ اور کھانسی بھی ابھی ہے۔

۲۷ تاریخ کو لکھتے ہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمدللہ۔ کل حضور دریا کی سیر کے لئے باہر تشریف لے گئے اور ۵-۶ گھنٹے دریا کی سیر میں گزارے۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت بھی خدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ ثم الحمدللہ۔

آج صبح سنگوہا کے جلسہ میں مبلغین سلسلہ کے علاوہ اور بہت سے اصحاب شمولیت کے لئے گئے۔

"شہباز" کا اپنے پیش کردہ "عام اصول" سے انحراف

معاصر "شہباز" ۲۶ جنوری لکھتا ہے۔ کہ:-
"ہم نے بحث کے دوران میں دین اسلام کے ایک عام اصول کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ "شہباز" ایک ایسے شخص پر جو اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرے کافر یا غیر مسلم ہونے کا فتویٰ لگانے کو تیار نہیں۔ ہمارے اس فقرہ کو انقلاب کے مدیر افکار نے اڑتے ہوئے لیا۔ اور اس امر پر بغلیں بجانے لگے ہیں کہ شہباز کے ایڈیٹر نے قادیان کی مرزائی جماعت کے افراد کا مسلمان ہونا تسلیم کر لیا جنہیں وہ شروع ہی سے دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتا رہا ہے لیکن انقلاب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ شرعی حیثیت سے دین اسلام کے اس اصول میں جو متذکرہ صدر فقرہ میں بیان کیا گیا ہے ایسے منافقین کا گروہ شامل نہیں جن کی منافقت ختمی ہو چکی ہو۔ اس پر قرآن کریم کا حسب ذیل نص شاہد ہے۔ اذا جاءك المنافقون قالوا نشهد انك لرسول الله والله يعلم انك لرسوله والله يشهد ان المنافقين لكاذبون لہٰذا قادیان کی مرزائی جماعت کے افراد لاکھ اپنا مسلمان ہونا ظاہر کریں۔ لیکن جب وہ حضرت ختمی مرتبت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کی نبوت و رسالت پر ایمان لا کر دائرہ اسلام سے خارج ہو چکے ہیں۔ تو ان کا اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنا منافقت کے سوا اور کوئی معنی نہیں رکھتا"

"شہباز" کے مدیر اور اسی قسم کے دوسرے لوگوں کے حق سے اپنے اسلام پر خود کفر بھی خندہ زن ہے۔ احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھنے سے کیا ہوتا ہے۔ لیکن اس امر سے کوئی سمجھدار انکار نہیں کر سکتا۔ کہ شہباز نے یہ سطور لکھ کر اپنے پیش کردہ اصول سے انحراف ضرور کیا ہے کیونکہ پہلے جس اصول کو وہ ایک "عام اصول" قرار دے چکا تھا۔ اب اس میں اس نے ایک پخ لگا دی ہے احمدیوں کو اس اصول سے مستثنیٰ قرار دینے کے لئے اس نے جو وجہ تلاش کی ہے [illegible] ہونے میں ہم اس وقت بحث نہیں کرتے مگر "شہباز" کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ مسلمانوں کا ہر فرقہ دوسرے کو دائرہ اسلام سے خارج اور کافر قرار دینے کے لئے کوئی نہ کوئی وجہ تو ضرور پیش کرتا ہے۔ بغیر کوئی معقول یا غیر معقول وجہ پیش کئے تو کوئی کسی کو کافر نہیں کہتا۔ اور اگر "شہباز" اس بات کو جائز اور درست سمجھتا ہے۔ کہ احمدیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے کے لئے چونکہ اس کے خیال کے مطابق ایک وجہ موجود ہے۔ اسی لئے وہ کافر ہیں۔ تو اسے دوسرے فرقوں کے مسلمانوں کو بھی جو ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں دائرہ اسلام سے خارج قرار دینا پڑیگا۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو مومن کو کافر قرار دے کفر اس پر الٹ کر پڑتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس صورت میں "شہباز" کا "عام اصول" کہیں بھی قائم نہ رہا۔

"دینیات و اسلامیات کے ماہر اور قرآن دان" مدیر شہباز نے احمدیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے کی بنیاد جس آیۃ کریمہ پر رکھی ہے۔ اس کا ترجمہ اس نے اپنے الفاظ میں یہ ہے "یہ منافق لوگ جب تیرے پاس آتے ہیں۔ تو کہتے ہیں۔ کہ ہم اس امر کی گواہی دیتے ہیں۔ کہ تو اللہ کا رسول ہے۔ اللہ جانتا ہے۔ کہ تو بے شک اس کا رسول ہے۔ لیکن اس کے ساتھ اللہ یہ بھی کہتا ہے۔ کہ یہ منافق لوگ جھوٹے ہیں" اور اس آیت کو احمدیوں پر چسپاں کرنا بھی "شہباز" کے خوش فہم ایڈیٹر کا ہی کام ہے۔ اس میں صاف طور پر یہ بیان ہے۔ کہ یہ منافق لوگ دل سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت پر ایمان نہیں رکھتے صرف زبان سے اس کا اقرار کرتے ہیں۔ اور احمدی تو دل سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان رکھنے والے ہیں۔ بلکہ مدیر شہباز کی قسم کے [illegible] آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت اور رسالت پر ہزاروں گنا زیادہ ایمان ہے پھر ان پر یہ آیت کس طرح چسپاں ہو سکتی ہے۔ اس آیت کے آگے اللہ تعالےٰ نے ان منافقوں کی بعض اور علامات بھی واضح طور پر بیان فرمائی ہیں۔ مثلاً یہ کہ یقولون لا تنفقوا علیٰ من عند رسول الله۔ یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جو لوگ رہتے ہیں۔ منافق کہتے ہیں۔ کہ ان پر کچھ خرچ نہ کرو یعنی انفاق فی سبیل اللہ نہیں کرنا چاہیئے۔ اور اگر مدیر شہباز غور کرتے۔ تو انہیں معلوم ہو جاتا۔ کہ اس آیت میں ان کی اور ان کے ہم خیالوں کی صحیح تصویر کھینچی گئی ہے اور یہ آیت ان لوگوں کے حالات کی آئینہ دار ہے۔ جو اپنی آسائش اور عیش و عشرت۔ لہو و لعب اور ادنےٰ ادنےٰ دنیاوی اغراض پر تو بے تحاشا خرچ کر دیتے ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق نہیں پاتے۔ احمدی تو خدا تعالےٰ کے فضل سے اپنی ضروریات پر انفاق فی سبیل اللہ کو مقدم کرنا اپنا فرض قرار دے چکے ہیں۔ پھر وہ اس کے مصداق کیونکر ہو سکتے ہیں۔

باقی رہا یہ سوال کہ احمدی "حضرت ختمی مرتبت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کی نبوت و رسالت پر ایمان لا کر دائرہ اسلام سے خارج ہو چکے ہیں۔ تو اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ مدیر شہباز کا خیال ان لوگوں کے بارہ میں کیا ہے۔ جو "حضرت ختمی مرتبت صلے اللہ علیہ وسلم" کے بعد ایک اسرائیلی نبی کی انتظار میں صدیوں سے آسمان کی طرف ٹکٹکی لگائے دیکھ رہے ہیں۔ اور اس امر کے لئے بے چین ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو "حضرت ختمی مرتبت صلے اللہ علیہ وسلم" کے ابد پایہ تخت پر متمکن کریں۔ کیا وہ حضرت ختمی مرتبت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد مسیح نبی اللہ کی آمد کے قائل نہیں اگر ہیں۔ اور ضرور ہیں۔ تو پھر "شہباز" کا ایسے لوگوں کے بارہ میں کیا فتوےٰ ہے۔ وہ کیوں اس کے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج نہیں۔ احمدی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تخت پر کسی غیر امتی کو متمکن نہیں کرتے۔ بلکہ صرف ایسی نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی کے طفیل حاصل ہوتی۔ اور جو صرف آپ کی نبوت و رسالت کا ہی ایک ظل اور عکس ہے۔ اور ایسی نبوت پر ایمان رکھنے والوں پر دائرہ اسلام سے اخراج اور کافر ہونے کا فتوےٰ صادر کرنے والوں کو چاہیئے کہ پہلے ان لوگوں کے متعلق بدرجہ اولےٰ اور پکے کافر ہونے کا فتوےٰ صادر کریں۔ جو ایک غیر امتی کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مسند پر بٹھاتے اور اس طرح مہر ختمیت کو توڑتے ہیں۔ اور ان تمام ائمہ دین کو بھی کافر ٹھہرائیں۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں نبی کے آنے کو ختم نبوت کے منافی نہیں سمجھتے۔ جیسے حضرت امام علی قاری اور محی الدین ابن عربی مولوی محمد قاسم نانوتوی اور مولوی عبدالحی لکھنوی امام محمد طاہر گجراتی وغیرہم۔ امید ہے شہباز کے فاضل مدیران حقائق کے پیش نظر اس موضوع پر پھر غور فرمائیں گے اور زیادہ سوچ سمجھ کر اپنے افکار سے پبلک کو مستفید کریں گے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۷ر جنوری۔ مسٹر چرچل اور مسٹر روزویلٹ نے متفقہ طور پر ۱۹۴۳ء میں دشمن پر جارحانہ حملوں کا فیصلہ کر لیا ہے۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ دونوں نے اس عزم کا اعلان کیا ہے۔ کہ جرمنی۔ اٹلی اور جاپان سے غیر مشروط طور پر ہتھیار رکھوائیں گے۔ دونوں لیڈروں نے روس کی جنگ کو قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ مسٹر چرچل نے ایک بیان میں کہا۔ کہ اس کانفرنس کا اثر بہت اچھا ہوگا۔

قاہرہ ۲۷ر جنوری۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کل اتحادی دستوں کے زاویہ کے مغرب میں دشمن کے پچھلے دستوں کے ساتھ تصادم ہوئے۔ کل اتحادی طیاروں کی سرگرمیاں معمولی رہیں۔ تاہم سسلی پر حملے کئے گئے۔ میںا میں دشمن کی کشتیوں کے اڈہ پر بھی حملے کئے گئے۔ قیروان اور پونٹ ڈوفہس کے محاذ پر اتحادیوں نے اپنی حالت سدھار لی ہے۔

لنڈن ۲۷ر جنوری۔ برطانی طیاروں نے مغربی یورپ میں جرمن آبدوزوں کے اڈہ لوریال پر زبردست بم باری کی۔

دہلی ۲۷ر جنوری۔ انڈین کمانڈ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کل رات برطانی طیاروں نے سنٹرل برما میں ٹانگو کے ہوائی اڈہ پر زبردست حملہ کیا۔ اڈہ کی بیٹریوں اور اس میدان میں جہاں ہوائی جہاز کھڑے تھے۔ کئی جگہ آگ لگ گئی۔ دریائے چندون میں دشمن کے ٹرانسپورٹ جہازوں پر بھی حملے کئے گئے۔ اکیاب کے جزیرہ میں ایک گاؤں پر بھی حملہ کیا گیا۔ اراکان کے علاقہ میں بھی حملہ کیا۔ انہی دنوں میں اراکان کے علاقہ میں بعض جاپانی طیاروں نے ہماری فوجی چوکیوں پر حملہ کیا تھا۔ نگو معمولی نقصان ہوا۔ دشمن کے دو طیارے گرا لئے گئے۔ اور باقی کو نقصان پہنچایا گیا۔

ماسکو ۲۷ر جنوری۔ روس کے تیسرے پہر کے اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ سٹالین گراڈ میں ایک جرمن پیدل رجمنٹ نے ہتھیار ڈال دئے اور ایک اور کا صفایا کر دیا گیا۔ شمالی کاکیشیا میں روسی فوجیں کوبان کی وادی میں مغرب کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ ڈان کے محاذ پر بھی وہ کامیابی سے پیش قدمی کر رہی ہیں۔

لنڈن ۲۷ر جنوری۔ نیو برٹین میں ربؤل کی بندرگاہ پر ایک اور بڑا حملہ کیا گیا۔ ایک بڑے جہاز کو آگ لگ گئی۔ اور تین کو شدید نقصان پہنچایا گیا۔

لنڈن ۲۶ر جنوری۔ آج ہاؤس آف کامنز میں برطانیہ کے وزیر خزانہ سر کنگسلے وڈ نے اعلان کیا۔ کہ برطانیہ کا جنگی خرچ بڑھ کر ایک کروڑ چالیس لاکھ پونڈ روزانہ ہو گیا ہے۔ آپ نے دو ضمنی مطالبات زیر پیش کئے۔

نئی دہلی ۲۶ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ فیڈرل کورٹ کے چیف جج سر مورس گائر اپنے موجودہ عہدہ سے ریٹائر ہونے کے بعد گورنر جنرل کے آئینی مشیر مقرر کئے جائینگے۔

لکھنؤ ۲۶ر جنوری۔ یو۔ پی گورنمنٹ گندم کی قیمت پر سے کنٹرول ہٹانے کے لئے تیار نہیں۔ اسی طرح سے پابندی بھی دور نہیں کی جائیگی جو مختلف اضلاع میں گندم کے زیادہ سے زیادہ سٹاک کی لگا رکھی ہے۔

سورت ۲۶ر جنوری۔ پولیس نے ایک ہندو کے مکان پر چھاپہ مار کر ایک لاکھ روپیہ کی مالیت کی کونین اور دوسری ادویہ جو اس نے سٹور کر رکھی تھیں برآمد کیں۔

نئی دہلی ۲۶ر جنوری۔ قاضی ایم۔ اے کاظمی نے مرکزی اسمبلی میں ایک بل پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے جس کے رو سے فیڈرل کورٹ کے اختیارات میں توسیع کیجائیگی۔ یہ بل ۱۱ر فروری کو پیش ہوگا۔ انہوں نے تعزیرات ہند میں ترمیم کرنے کا بل پیش کرنے کا نوٹس بھی دیا ہے جو منظور ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر ضیاء الدین احمد علیگڑھ مسلم یونیورسٹی قانون میں ترمیم کا بل پیش کرینگے۔

واشنگٹن ۲۶ر جنوری۔ رائٹر کے نامہ نگار کو باوثوق ذرائع سے پتہ چلا ہے۔ کہ برلین پر دو فضائی حملوں میں ۹ سو جرمن مارے گئے۔

کلکتہ ۲۶ر جنوری۔ سائنٹفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ کونسل ہندوستان میں خام اشیاء کے متعلق تحقیق کرے گی۔ یہ تجویز کیا گیا ہے کہ اس سلسلے میں متعدد جلدوں میں ایک کتاب شائع کی جائے۔

گوہاٹی (آسام) ۲۶ر جنوری۔ ضلع کامروپ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے عوام الناس کو حکم دیا ہے۔ کہ اپنے اسلحہ آتشیں کارتوس اور لائسنسوں کو ۰ فروری تک پولیس سٹیشن تک پہنچا دیں۔ صرف چار شہر اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔ اعلان میں اس امر کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ حکومت اس اسلحہ اور کارتوسوں کے ذخیرے کو ایک محفوظ جگہ رکھیگی۔ اور جنگ کے ختم ہونیکے بعد یا اس کے پیشتر (بشرطیکہ خلاف مصلحت نہ ہو) مالکوں کو واپس کر دیگی۔

بمبئی ۲۶ر جنوری۔ چنکنگ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ چونکہ کھانے پینے کی چیزوں کی زیادہ مقدار جاپانیوں کے مصرف میں آ رہی ہیں۔ اس لئے کیانگسی اور پیکنگ میں پھر قحط کے آثار رونما ہو گئے ہیں۔ لوگوں کا معیار زندگی بہت ہی گر گیا ہے۔ اس خطرناک صورت حالات پر قابو پانے کے لئے جاپانی حکام کو چاولوں کی جگہ سویابین کے کیک باہر سے لانے پڑے ہیں۔

گوجرانوالہ ۲۶ر جنوری۔ گورنر پنجاب نے یہاں ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے آنریبل خضر حیات خاں ٹوانہ کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے کہا۔ کہ سر سکندر مرحوم کے جانشین ملک خضر حیات خاں ٹوانہ بھی سیاسی مدبر ہیں۔ اور آپ کا تعلق ایک سپاہیانہ خاندان سے ہے۔ آپ کو سر سکندر مرحوم نے خود منتخب کیا تھا۔ اور آپ نے اپنا کام بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔

دہلی ۲۷ر جنوری۔ مسٹر روزویلٹ کے نمائندہ مسٹر ولیم فلپس نے آج کونسل آف سٹیٹ کے ممبر سر سپرو اور ڈاکٹر مونجے سے ملاقات کی۔

لنڈن ۲۷ر جنوری۔ کاسا بلانکا کی کانفرنس کے متعلق مسٹر چرچل نے کہا۔ کہ میں اب تک جتنی کانفرنسوں میں شامل ہوا ہوں۔ یہ ان سب سے زیادہ اہم تھی۔ دس روز تک روزانہ دو دو تین تین اجلاس ہوتے رہے اور خشکی۔ سمندر اور ہوا میں زبردست لڑائی لڑنے کے فیصلے کئے گئے۔ اس سال جو حملے کئے جائینگے۔ انکا اہم مقصد یہ ہوگا کہ روس پر سے دشمنوں کے دباؤ کو کم کیا جائے۔ روس کو اور زیادہ مدد دیجائیگی۔ چین کو بھی اور زیادہ مدد دی جائے گی۔

ماسکو ۲۷ر جنوری۔ روس کی موجودہ پالیسی یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ بجائے بڑے بڑے محاذوں پر زیادہ تیزی سے بڑھنے کے ان مقامات پر مضبوطی سے پاؤں جمائیں۔ جہاں وہ قبضہ کر چکے ہیں۔

لنڈن ۲۷ر جنوری۔ کل پہلی بار امریکن چار انجن والے اڑن قلعوں نے دن دہاڑے جرمنی کی مشہور بندرگاہ ولیم ہاون پر زور کا حملہ کیا۔ دشمن کے شکاری طیارے مقابل پر آئے۔ جن میں سے ۲۲ گرا دیئے گئے۔ تین امریکن طیارے بھی کام آئے۔ اس بندرگاہ پر یہ ۹۹ واں حملہ ہے۔

لنڈن ۲۷ر جنوری۔ دشمن کے ریڈیو کی اطلاع ہے۔ کہ رومیل کی فوجیں ٹیونیشیا میں محوری فوجوں سے جا ملی ہیں۔ روم ریڈیو یہ گپ ہانک رہا ہے۔ کہ لیبیا کا انخلا اور رومیل کی زبردست فوجی چال ہے۔ حالانکہ رومیل نے برلین میں کچھ عرصہ ہوا۔ ایک بیان میں کہا تھا کہ ہم العالمین ایسے دور دراز مقام تک اسلئے نہیں بڑھے۔ کہ پھر پیچھے ہٹا دئے جائیں۔

لنڈن ۲۷ر جنوری۔ روسی فوجیں ایک تھوڑے سے عرصہ میں اڑھائی سو میل تک پیش قدمی کر چکی ہیں۔

دہلی ۲۷ر جنوری۔ امریکن بمباروں نے مانڈلے پر حملہ کیا۔ اور شمالی برما میں ریل کی پٹڑیوں کو نشانہ بنایا گیا۔ دشمن کے طیاروں نے مقابلہ کرنے کی کوشش کی مگر کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ نابا جنکشن پر بھی حملہ کیا گیا۔ دو جگہ آگ لگ گئی۔ ریل کے ڈبوں کو بھی نقصان پہنچایا گیا۔ ان حملوں کے بعد ہمارے سب طیارے واپس آ گئے۔

ماسکو ۲۷ر جنوری۔ سٹالین گراڈ کے سامنے گھری ہوئی جرمن فوج کا برابر صفایا کیا جا رہا ہے۔ اور روسی فوج روسٹوف کی طرف بھی برابر بڑھ رہی ہے۔ سالسک سے روسٹوف جانیوالی فوج کچھ آگے بڑھ گئی ہے۔ آج پہلی بار یہ معلوم ہوا ہے کہ روسیوں نے جنوبی کاکیشیا میں ٹیکوپ سے تیس میل جنوب مغرب کی طرف دو اور شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اب جرمن پہلے کی طرح سخت مقابلہ نہیں کرتے۔ بلکہ ہتھیار ڈالتے جاتے ہیں۔ دیکی لوکی اور وڑنیف کے علاقوں میں روسیوں نے سخت حملے شروع کر دیئے ہیں۔

لنڈن ۲۸ جنوری۔ جرمنی کے وزیر پروپیگنڈا گوبلز نے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ وقت آ گیا ہے کہ ۱۶ سے ۶۵ سال تک کی عمر کے مردوں اور ۱۷ سے ۴۵ سال تک کی عمر کی عورتوں کو لازمی طور پر کام پر بلایا جائے۔ کیونکہ پچھلے دنوں جرمن فوجوں کو شدید نقصانات ہوئے ہیں۔

قاہرہ ۲۸ جنوری۔ برطانیہ کی آٹھویں فوج ٹریپولی سے ۳۰ میل جنوب کی طرف زاویہ کے گاؤں سے آگے نکل گئی ہے۔ سمندری کنارے کے ساتھ ساتھ جانے والی سڑک پر رومیل کے پچھلے دستے سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔ سڑک پر انہوں نے سرنگیں بچھا رکھی ہیں۔ اسلئے آٹھویں فوج آہستہ آہستہ بڑھ رہی ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر

تاریخِ سلسلہ سے تعلق رکھنے والے اوراقِ پارینہ کا مطالعہ

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب براہین احمدیہ پر جو ریویو کیا تھا۔ اس کے چند اقتباس ایک گزشتہ پرچہ میں دیئے جا چکے ہیں۔ لدھیانہ کے مولویوں نے حضور علیہ السلام کی جو مخالفت کی تھی۔ مولوی صاحب کی طرف سے بیان کردہ اس کے اسباب گزشتہ قسط میں درج ہو چکے ہیں۔ اقتباس نمبر ۱۱ میں مولوی صاحب نے ان مولویوں کے بعض تہمات کا جواب اپنے ذاتی علم کی بنا پر دیا ہے۔ اور اس سے اگلے اقتباسات میں معترضین کے مختلف اعتراضوں کے جواب تحریر کئے ہیں۔ خاکسار ملک فضل حسین۔ کارکن صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

مولوی صاحب موصوف لکھتے ہیں۔

(۱۲)

"مؤلف براہین احمدیہ کے حالات و خیالات سے جس قدر ہم واقف ہیں۔ ہمارے معاصرین سے ایسے واقف کم نکلیں گے۔ مؤلف صاحب ہمارے ہم وطن ہیں۔ بلکہ اوائل عمر کے (جب ہم قطبی و شرح ملا پڑھتے تھے) ہمارے ہم مکتب۔ اس زمانہ سے آج تک ہم میں ان میں خط و کتابت و ملاقات و مراسلت برابر جاری رہی ہے۔ اس لئے ہمارا یہ کہنا۔ کہ ہم ان کے حالات و خیالات سے بہت واقف ہیں۔ مبالغہ قرار نہ دیئے جانے کے لائق ہے۔ گورنمنٹ انگلشیہ کی مخالفت کا خیال بھی مؤلف کے آس پاس بھی نہیں پھٹکا۔ وہ کیا ان کے خاندان میں اس خیال کا کوئی آدمی نہیں ہے۔ بلکہ ان کے والد بزرگوار مرزا غلام مرتضٰی نے تو عین زمانہ طوفان بے تمیزی (غدر ۱۸۵۷ء) میں گورنمنٹ کا خیر خواہ جانثار وفادار ہونا عملاً بھی ثابت کر دکھایا۔ اس غدر میں جبکہ تریموں کے گھاٹ پر متصل گورداسپورہ مفسدان بدطینت نے یورش کی تھی۔ ان کے والد ماجد نے باوجود یکہ وہ بہت بڑے جاگیر دار و سردار نہ تھے اپنے جیب خاص سے پچاس گھوڑے مع سواران و سازو سامان تیار کر کے زیر کمان اپنے فرزند دلبند مرزا غلام قادر مرحوم کے گورنمنٹ کی سہایت میں دیئے۔ جس پر گورنمنٹ کیطرف سے ان کی اس خدمت پر شکریہ ادا ہوا۔ اور کسی قدر انعام بھی ملا۔ علاوہ براں ان خدمات کے لحاظ سے مرزا صاحب مرحوم (والد مؤلف) ہمیشہ مورد کرم و لطف گورنمنٹ رہے۔ اور دربار گورنری میں عزت کے ساتھ ان کو کرسی ملتی رہی۔ اور حکام ضلع و قسمت (یعنی صاحبان ڈپٹی کمشنر و کمشنر) چٹھیات خوشنودی مزاج (جن میں سے کئی چٹھیات اس وقت ہمارے سامنے رکھی ہوئی ہیں) وقتاً فوقتاً ان کو عطا کرتے رہے ہیں۔ ان چٹھیات سے واضح ہوتا ہے۔ کہ وہ بڑے دلی جوش سے لکھی گئی ہیں۔ جو بغیر ایک خاص خیر خواہ اور سچے وفادار کے کسی دوسرے کے لئے تحریر نہیں ہو سکتیں۔ اکثر صاحبان ڈپٹی کمشنر و کمشنر اپنے ایام دورہ میں از راہ خوش خلقی و محبت درو لجوئی مرزا صاحب کے مکان پر جا کر ملاقات کرتے رہے ہیں۔ اور ان کی وفات پر صاحبان کمشنر و فنانشل کمشنر اور صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر نے اپنے خطوط میں بہت سا افسوس ظاہر کیا ہے۔ اور آئندہ کے لئے قدر دانی اور اس خاندان کے لحاظ اور رعایت کا وعدہ فرمایا ہے۔ ایسی شرف خاندان اور قدیم خیر خواہ ہونے کے لحاظ سے صاحب فنانشل کمشنر بہادر نے ان دنوں میں مرزا سلطان احمد (فرزند مؤلف) کے لئے تحصیلداری کی خاص سفارش کی ہے۔ جس کی رپورٹ بہ تفصیل حکم ضلع سے روانہ ہو چکی ہے۔ ان حالات و واقعات کی تصدیق کے لئے منجملہ ان چٹھیات کے جو اس وقت ہمارے پیش نظر ہیں ہم تین چٹھیاں حاشیہ میں نقل کرتے ہیں۔ تاکہ حاسد نا عاقبت اندیش اس خاندان کی گورنمنٹ انگریزی میں قدر و منزلت سے آگاہ ہو کر اپنے ارادہ بدو نیت فاسد سے باز آویں۔ اور عام مسلمان ان کے دھوکہ میں آ کر اس کتاب اور اس کے مؤلف سے بدگمان اور متوحش نہ ہوں۔" الخ (رسالہ اشاعۃ السنہ جلد ۷ نمبر ۶ صفحہ ۱۶۹ تا ۱۷۷، ۱۸۸۴ء)

(۱۳)

"شاید امرتسری معترضین و منکرین جو اہلحدیث کہلا کر حدیث کے نام کو بدنام کر رہے ہیں۔ یہ اعتراض کریں کہ انگریزی زبان کے الہام میں طبیعت یا خیال کی بناوٹ کا احتمال نہیں۔ تو یہ احتمال تو ہے۔ کہ یہ انگریزی الہام شیطان کیطرف سے ہو۔ جو انگریزی عربی فارسی ہندی وغیرہ بھی زبانیں جانتا ہے۔ اور جو اس میں غیب کی باتیں اور پیشگوئیاں ہیں وہ شیطان نے آسمان سے چھپ کر سن لی ہوں۔ کذالک قال الذین من قبلھم مثل قولھم تشابھت قلوبھم یہی بات پہلے مشرکین عرب نے آنحضرت کے الہامات عربی کی نسبت کہی تھی۔ پس جو اس کا جواب خداتعالیٰ نے آنحضرت کیطرف سے دیا ہے۔ وہی ہم اس مقام میں مؤلف براہین احمدیہ کی طرف سے دے سکتے ہیں۔"

اس کے بعد سورۂ شعراء رکوع ۹-۱۱ وما تنزلت بہ الشیاطین الخ نقل کر کے۔ اور اس کا ترجمہ نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ

(۱۴)

"اس جواب کا محصل (جیسا چھ بیضاوی و امام رازی نے بیان کیا ہے) یہ ہے کہ قرآن جو آنحضرت پر نازل ہوا ہے۔ دو وجہ سے القائے شیطانی نہیں ہو سکتا۔ اول یہ کہ جن لوگوں کے پاس شیطان آتے ہیں۔ وہ اپنے افعال و اعمال میں شیطانوں کے دوست اور بھائی ہوتے ہیں۔ بڑے گناہ گار اور بڑے جھوٹے۔ اور یہ باتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں پائی نہیں جاتیں۔ وہ تو شیطان کے دشمن ہیں اور اس کو لعنت کرنے والے جھوٹ اور گناہوں سے مجتنب اور ان سے منع کرنے والے۔ دوم وہ باتیں جو شیطان لاتے ہیں۔ اکثر جھوٹی نکلتی ہیں اور آنحضرت کے قرآن کی ایک بات بھی جھوٹی نہیں یہی جواب ہم الہامات مؤلف براہین احمدیہ کی طرف سے دے سکتے ہیں۔ اور یوں کہہ سکتے ہیں۔ کہ شیاطین سے ان دوستوں کے پاس آتے ہیں۔ اور ان کو (انگریزی خواہ عربی میں) کچھ پہنچاتے ہیں جو شیطان کی مثل فاسق و بدکار و جھوٹے و کہانت ہیں۔ اور مؤلف براہین احمدیہ مخالف و موافق کے تجربے اور مشاہدے کی رو سے (واللہ حسیبہ) شریعت محمدیہ پر قائم و پرہیزگار اور صداقت شعار ہیں اور نیز شیطانی القاء اکثر جھوٹے نکلتے ہیں۔ اور الہامات مؤلف براہین سے (انگریزی میں ہوں خواہ ہندی و عربی وغیرہ) آج تک ایک بھی جھوٹا نہیں نکلا۔ (چنانچہ ان کے مشاہدہ کرنے والوں کا بیان ہے گو ہم کو ذاتی تجربہ نہیں ہوا) پھر وہ القائے شیطانی کیونکر ہو سکتے ہیں۔ کیا کسی مسلمان متبع قرآن کے نزدیک شیطان کو بھی یہ قوت قدسی ہے کہ وہ انبیاء و ملائکہ کی طرح خدا کی طرف سے غیب پر اطلاع پائے۔ اور اس کی کوئی خبر صدق سے خالی نہ جائے۔ حاشا وکلا۔" (اشاعۃ السنہ جلد ۷ نمبر ۹ صفحہ ۲۸۳ تا ۱۸۸۴ء)

اس کے بعد انگریزی وغیرہ زبانوں میں الہامات کے فوائد کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ

(۱۵)

"دوسرا فائدہ دیگر انگریزی زبان کا یہ ہے کہ اس وقت مؤلف کے مخاطب اور اسلام کے منکر و مخالف و عیسائی آریہ برہمو وغیرہ اکثر انگریزی خواں ہیں۔ ان کا افہام یا افحام (ساکت کرنا) جیسا کہ الہامات انگریزی سے ممکن ہے۔ عربی یا فارسی وغیرہ الہامات سے ممکن نہیں۔ عربی وغیرہ مشرقی زبانوں کے الہامات کو (وہ ان کے مضامین سے آنکھ بند کر کے) یقیناً مؤلف کا ایجاد طبع سمجھتے (اب جبکہ وہ انگریزی الہامات پڑھتے۔ اور مؤلف کا انگریزی زبان سے محض امی و اجنبی ہونا سنتے ہیں) وہ ان الہامات مؤلف کو تعجب کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ اور بے اختیار ان کو خرق عادت و برخلاف عام قانون قدرت (جس کو وہ غلطی سے قدرت خداوندی کا پیمانہ سمجھ رہے تھے) ماننے لگے ہیں۔"

(۱۶)

"ماہ صیام میں جبکہ میں شملہ پر تھا۔ ایک بابو صاحب برہم سماج کے لیکچرار و پریسٹ (جو میرے ہمسایہ تھے) مجھ سے قانون قدرت (جس کو لوگوں نے قانون سمجھ رکھا ہے۔ اور درحقیقت وہ خدائی قدرت کا قانون نہیں ہے دیکھو اشاعۃ السنہ نمبر ۸ جلد ۴ میں مضمون النیچر) کے تغیر و تبدل میں ہمکلام ہوئے جب میں نے یہ ثابت کر دیا اور ان سے تسلیم کرا لیا۔ کہ خدا کی قدرت الٰہی حالات و خوارقات میں (جو ہم دیکھ رہے ہیں) محصور و محدود نہیں ہے۔ بلکہ وہ اس سے فوق الفوق اور وراء الوراء وسعت رکھتی ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ خدائے تعالیٰ ان اسباب و موجودات سے وہ کام لے جو اس وقت تک ان سے نہیں لئے گئے یا ہم نے نہیں دیکھے۔ تو وہ صاحب بولے کہ یہ امر ممکن تو ہے۔ اور بہ نظر قدرت وسیع و غیر محدود خداوندی ہم اس امکان کو مانتے ہیں۔ پر ہم اس کی فعلیت (وقوع) کو کیونکر مان لیں جب تک اس کا مشاہدہ نہ کر لیں۔ اس پر میں نے مؤلف براہین احمدیہ کے الہامات انگریزی زبان کو پیش کیا۔ اور یہ کہا کہ ایک شخص کا انگریزی زبان سے امی و اجنبی محض ہو کر (جس کو ہم روزمرہ کے مشاہدے و تجربے سے بخوبی جانتے ہیں اور دوسرں کو ثابت و معلوم کرا سکتے ہیں) بلا تعلیم و تعلم اس زبان میں ایسی باتیں بیان کرنا (جن کا بیان انسانی طاقت سے خارج ہو) تمہاری تجویزی قانون قدرت کے مخالف نہیں تو کیا ہے؟ یہ سنکر بابو صاحب موصوف نے سکوت کیا۔ اور یہ فرمایا کہ ایسے شخص کو میں بھی دیکھنا چاہتا ہوں۔ پھر میں نے یہ بھی سنا۔ کہ انہوں نے ایک خط بھی متضمن اظہار اشتیاق ملاقات مؤلف براہین احمدیہ کے نام لکھا۔ اور مجھے یہ بھی امید ہے۔ کہ اگر وہ اپنا ارادہ و دعدے کو پورا کریں گے اور مؤلف کے زاد بوم کے ساکنین ہندو و مسلمانوں کی متواتر شہادت سے ان کا انگریزی زبان سے محض ناواقف ہونا ثابت کر لیں گے۔ تو وہ اس امر کا خارق عادت اور کرامت ہونا مان لیں گے۔ اور وہ جب الہامات یا مؤلف کی کسی پیشگوئی کا خود تجربہ و مشاہدہ کر لیں گے۔ تو قبول و اظہار اسلام سے بھی دریغ نہ کریں گے ایسا ہی مجھے اور انگریزی خوانان اہل انصاف سے توقع ہے کہ اگر وہ بچشم انصاف انگریزی الہامات مؤلف کو پڑھیں یا بگوش انصاف سنیں۔ اور ساتھ اس کے ان کو یہ بھی تصدیق ہو کہ مؤلف انگریزی کا ایک حرف نہیں جانتا۔ تو وہ اس امر کا کرامت ہونا مان لیں گے۔" (ایضاً صفحہ ۲۸۵ تا ۲۸۷)

"پیغام صلح" میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا اقرار

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے ۷ جنوری ۱۹۴۳ء کے "پیغام صلح" میں ایک مضمون لکھا تھا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مسیحیت اور نبوت بلکہ امتی کے ہر ایک کمال کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ اور ظلیت سے اور مستعار طور پر مستفاد قرار دیا جس پر میں نے الفضل ۱۳ جنوری میں مندرجہ بالا عنوان کے تحت ان سے سوال کیا تھا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فی الواقعہ مسیح موعود مانتے ہیں؟ اور اگر مستعار اور ظلی طور پر مسیح موعود ہونے کے باوجود وہ آپ کو واقعی اور حقیقی مسیح موعود مانتے ہیں تو انہیں حضرت مسیح موعود کی نبوت کو بھی ظلی اور مستعار طور پر مانتے ہوئے اسی رنگ میں فی الواقعہ اور درحقیقت نبوت تسلیم کر لینا چاہیئے۔ میرے مضمون کے جواب میں ڈاکٹر صاحب نے اقرار کر لیا ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فی الواقع مسیح موعود مانتے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:۔

"میں حضرت اقدس کو واقعی مسیح موعود مانتا ہوں"

پھر آگے لکھتے ہیں:۔ "... اسی ظلی و بروزی طور پر ابن مریم یا مسیح کا نام پانے والے کو مسیح موعود کہا جاتا ہے یعنی وہ مسیح جس کے آنے کا اس امت کو وعدہ دیا گیا تھا" (پیغام صلح ۲۱ جنوری صفحہ ۵)

اب جبکہ ڈاکٹر صاحب نے حضرت اقدس کو باوجود مستعار اور ظلی طور پر مسیح ہونے کے فی الواقع مسیح موعود مان لیا ہے۔ تو ان کا فرض تھا۔ کہ آپ کی نبوت کو مستعار اور ظلی سمجھنے کی وجہ سے وہ آپ کو فی الواقعہ موعود نبی اللہ بھی تسلیم کر لیتے۔ مگر وہ ایسا کہنے کیلئے تیار نہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو تحریرد کو اس میں روک بتاتے ہیں۔ اول یہ کہ حضور توضیح مرام میں فرماتے ہیں۔ "آنے والے مسیح کیلئے ہمارے سید و مولیٰ نے نبوت شرط نہیں ٹھیرائی"۔ اور دوسری یہ تحریر کہ استفتاء میں آپ نے تحریر فرمایا ہے:۔ "سمیت نبیًا من اللہ علی طریق المجازۃ علی وجہ الحقیقۃ"۔

پہلی تحریر کے متعلق عرض ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے سوچا نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیلئے کونسی نبوت شرط نہیں۔ وہ غور کرتے تو انہیں معلوم ہو جاتا وہ صرف مستقلہ اور براہ راست نبوت ہے جو شرط نہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بالواسطہ نبوت کے تو ڈاکٹر صاحب خود بھی قائل ہیں۔ پس اگر وہ چاہتے تو مجھے یوں جواب دے سکتے تھے۔ کہ جس طرح میں آپ کو فی الواقعہ مسیح موعود سمجھتا ہوں۔ ویسے ہی آپ کو فی الواقع موعود نبی اللہ بھی سمجھتا ہوں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود فرما چکے ہیں:۔

"میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۴۸)

پس سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک طرح نبی اللہ ہونا جب مسیح موعود کے لئے ثابت ہے تو جب وہ بالواسطہ مسیحیت کے دعویٰ پر حضرت اقدس کو فی الواقعہ مسیح موعود مانتے ہیں۔ تو آپ کی بالواسطہ نبوت کا اقرار کرتے ہوئے انہیں سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے ماتحت حضرت اقدس علیہ السلام کو فی الواقعہ موعود نبی اللہ کہنے میں کیا ڈر ہے؟

ڈاکٹر صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود کو اصلی ابن مریم نہیں سمجھتے۔ سو ان کو اصلی ابن مریم سمجھتا کون ہے؟ ہم بھی انہیں اصلی ابن مریم نہیں سمجھتے۔ بلکہ اصلی ابن مریم کا بروز اور مثیل ہی سمجھتے ہیں ہاں یہ ضرور ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو واقعی مسیح موعود سمجھنے کے ساتھ ہی حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے اپنی تمام شان میں بڑھ کر مانتے ہیں کیونکہ مسیح موعود علیہ السلام نے خود فرمایا ہے:۔

"خدا نے اس امت میں مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے"۔ (ریویو جلد اول نمبر ۵ صفحہ ۲۵۷ و حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۸)

اور پھر مسیح پر اپنی افضلیت کی وجہ اپنے کارنامہ کو بتاتے ہوئے اپنی نبوت کو بنائے فضیلت ٹھیرایا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔ "عزیزو! جبکہ میں نے ثابت کر دیا ہے کہ مسیح ابن مریم فوت ہو گیا ہے۔ اور آنے والا مسیح میں ہوں تو اس صورت میں جو شخص پہلے مسیح کو افضل سمجھتا ہے۔ اس کو نصوص حدیثیہ اور قرآنیہ سے ثابت کرنا چاہیئے۔ کہ آنیوالا مسیح کچھ چیز ہی نہیں۔ نہ نبی کہلا سکتا نہ حکم جو کچھ ہے پہلا ہے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۵)

اب میرا سوال اس پر یہ ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مسیح موعود علیہ السلام سے افضل سمجھتے ہیں یا حضرت مسیح موعود کو۔ اگر تو وہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو افضل سمجھتے ہیں تو پھر بے شک مسیح موعودؑ کی نبوت سے انکار کر سکتے ہیں لیکن اس صورت میں وہ حضرت اقدسؑ کو پورے طور پر مسیح موعود ماننے والوں میں شمار نہیں ہو سکتے۔ اور اگر وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپ کے اس فرمان کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل سمجھتے ہیں۔ تو پھر انہیں آپ کو واقعی موعود نبی اللہ ماننا چاہیئے۔

اب "سمیت نبیًا من اللہ علی طریق المجاز" کا جواب سنیئے۔ حضرت مسیح موعود جس طرح علی طریق المجاز نبی اللہ ہیں۔ ویسے ہی آپ مجازی طور پر ہی مسیح موعود بھی ہیں۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:۔ "یہ عاجز مجازی اور روحانی طور پر وہی مسیح موعود ہے جس کی قرآن و حدیث میں خبر دی گئی ہے۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۲۶۱) اس جگہ مجازی مسیح نہیں بلکہ مجازی مسیح موعود ہونے کا ذکر ہے۔ پس ڈاکٹر صاحب غور فرمائیں کہ اگر مجازی مسیح موعود کو آپ فی الواقع اور درحقیقت مسیح موعود مان چکے ہیں۔ تو علی طریق المجاز نبی ہونے پر وہ اسی رنگ میں آپ کو فی الواقع اور درحقیقت موعود نبی اللہ کہنے سے کیوں خائف ہیں۔

پھر جب ڈاکٹر صاحب نے اپنے ۷ جنوری کے مضمون میں امتی کے ہر کمال کو مستعار طور پر اور ظلی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مستفاد قرار دیا ہے۔ اور اس طرح گویا مستعار طور پر کسی کمال کے ملنے کو دوسرے لفظوں میں بالواسطہ طور پر ملنا قرار دے دیا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت و رسالت کو بھی اسی طرح ظلی۔ بالواسطہ اور مستعار طور پر قرار دے چکے ہیں۔ تو پھر کیونکر وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مقام نبوت کے فی الواقع پانے سے انکار کر سکتے ہیں۔

جب وہ امتی کا ہر کمال یعنی ایمان۔ صدیقیت شہیدیت۔ صالحیت مسیحیت۔ مجددیت مستعار طور پر اور بالواسطہ مانتے ہوئے اس امتی کو واقعی مومن۔ صدیق شہید۔ صالح اور واقعی مسیح موعود اور مجدد مانتے ہیں۔ تو کیوں اسی طرح وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کو بالواسطہ تسلیم کرنے پر آپ کے واقعی نبی اللہ ہونے سے انکار کر سکتے ہیں۔

جب وہ امتی کا ہر کمال بطور ظلیت اور واسطہ کے قرار دے چکے ہیں۔ تو اب تعجب کی بات ہے کہ اس کی باقی تمام منازل پر پہنچنے والوں کو تو وہ ان منازل پر واقعی پہنچ جانے والے سمجھتے ہیں۔ اور لیکن اس راہ کی آخری منزل جو بالواسطہ نبوت ہے اس کے حامل کو فی الواقع نبی اللہ کہنے سے ڈرتے ہیں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالےٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضہ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰)

ڈاکٹر صاحب آپ بے شک کہہ سکتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت اصلی نبوت ہے یعنی ایسی نبوت جس کے توسط سے امتی کو نعمت نبوت مل سکے۔ اور بے شک آپ کہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت ظلی نبوت ہے یعنی ایسی نبوت جو آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی کے واسطہ سے بطور موہبت الٰہی عطا کی گئی ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واقعی مقام نبوت پانے سے انکار نہ کریں۔ آپ جب امتی کا ہر کمال نبی متبوع کے واسطہ سے یقین کرتے ہیں تو پھر کسی امتی کے مدارج عالیہ کو فی الواقع حاصل کرنے سے آپ کیسے انکار کر سکتے ہیں؟ (باقی دارد)

خاکسار قاضی محمد نذیر لائلپوری مبلغ سلسلہ احمدیہ

یاد رکھو! خدمتِ دین کے مواقع بار بار نہیں میسر آیا کرتے

فرمایا:۔ "میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ جلد جلد اپنے وعدوں کی لسٹیں مکمل کر کے بھجوا دیں۔ میں اس موقعہ پر قادیان والوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اگر ان سے اب تک اس بارہ میں کوتاہی ہوئی ہے تو وہ اس کوتاہی کا اب جلد ازالہ کر لیں۔ اور ہر محلہ والے اپنے اپنے وعدوں کی لسٹوں کو اچھی طرح دیکھ لیں۔ اور ہر امر کا جائزہ لیں۔ کہ کوئی شخص اس میں حصہ لینے سے محروم تو نہیں رہ گیا۔ جس طرح عورتیں کنگھی کر کے اپنے بالوں کو صاف کرتی اور انہیں سے جوئیں نکالتی ہیں۔ اسی طرح تمہارا فرض ہے کہ تم بار بار اپنی لسٹوں کو دیکھو۔ اور اگر کوئی کوتاہی ہو چکی ہے تو اسکو دور کر کے اپنی لسٹوں کو مکمل کرو۔ کئی لوگ بار بار تحریک کے محتاج ہوتے ہیں۔ اس لئے ایسے لوگوں کے پاس بار بار جاؤ۔ اور اپنی لسٹوں کو زیادہ سے زیادہ مکمل کرو۔ کیا بلحاظ اس کے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں نے حصہ لیا ہو اور کیا بلحاظ اس کے کہ انہوں نے پہلے سے زیادہ چندہ لکھوایا ہو۔ اور کسی نے اپنی طاقت سے کم حصہ نہ لیا ہو۔ مگر جیسا کہ میں نے بار بار بتایا ہے کسی کو مجبور مت کرو کہ وہ اس میں ضرور حصہ لے۔ تم اس سے درخواست کرو کہ وہ اس میں حصہ لے۔ تم اس تحریک کی اہمیت اس پر واضح کرو۔ اور اسے سمجھاؤ کہ خدمت دین

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۳۷۴:۔ منکہ حافظ عبد العلی ولد حضرت مولوی نظام الدین صاحب مرحوم قوم جٹ رانجھا پیشہ زمیندار عمر ۷۱ سال تاریخ بیعت مئی ۱۸۹۳ء ساکن سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک مکان ۵۰×۵۰ فٹ حلقہ بلاک ۹ سرگودھا جس میں تین کمرے اور ایک ڈیوڑھی ہے بمع ایک چبوترہ ۸۰×۵۰ فٹ (۲) دوسرا مکان ۲۵ فٹ حلقہ بلاک ۹ سرگودھا جس میں چار کمرے اور ایک برآمدہ ہے (۳) تیسرا مکان ۲۵×۹۰ فٹ بلاک ۹ سرگودھا جس میں چار کمرے اور دو برآمدے بمع صحن ہیں۔ اور نیز ایک چبوترہ ۸۰×۹۰ فٹ ہے۔ کل رقبہ ہر سہ مکانات ۱۲۰،۷ مربع فٹ یا ۲۶ مرلے و ۴۸ مربع فٹ ہے جس کی قیمت مطابق نرخ حال بحساب ۵۰۰ روپیہ فی مرلہ تہ زمین بمع ملبہ مبلغ ۱۳۰۸۸ روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری مملوکہ و مقبوضہ مزروعہ و غیر مزروعہ اراضی واقعہ موضع چاوہ تحصیل بھلوال جس کا مجموعی رقبہ قریباً ۷،۸ کنال ہے۔ اور انکی قیمت مطابق نرخ حال بحساب ۷۵ روپے فی بگیہہ مبلغ ۱۶۳۱ روپے چار آنے ہے۔ علاوہ ازیں ۲½ کنال کے قریب اراضی زرعی واقعہ بھلوال سکنہ ہے۔ جس کی قیمت مطابق نرخ حال بحساب ۲۲ روپے فی کنال اندازاً ۵۵ روپے ہے۔ پس کل قیمت جائیداد اندازاً مبلغ ۱۴۷۷۴ روپے ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ یعنی مبلغ ۱۴۷۹ روپے کی میں وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو اسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ العبد:۔ راقم حافظ عبد العلی موصی بقلم خود۔ گواہ شد:۔ عبد المالک ولد حافظ عبد العلی صاحب۔ گواہ شد:۔ فضل احمد اے۔ ڈی۔ آئی مدارس سرگودھا۔

مکرر آنکہ اب میں پریکٹس وکالت چھوڑ چکا ہوں میری ماہوار آمد صرف میرے مکانات کا کرایہ ہے جو موجودالوقت ۲۰ روپے ۲ ماہوار ہے۔ اس میں سے مفصلہ ذیل وضعات ضروری ہیں۔ معاملہ تہ زمین قریباً ۶ روپے سالانہ۔ ہاؤس ٹیکس قریباً ۲۵ روپے سالانہ۔ پراپرٹی ٹیکس قریباً ۲۹ روپے سالانہ کل ۶۰ روپے۔ یعنی اندازاً ۵ روپے ماہوار۔ پس اصل ماہوار آمد کم و بیش ۱۵ روپے ۴ آنے جس کے دسویں حصہ کی بھی وصیت کرتا ہوں۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ ماہوار انشاء اللہ دیتا رہونگا ہاں جس ماہ خدانخواستہ آمد کرایہ نہ ہوگی۔ اس ماہ میرے ذمہ کچھ نہ ہوگا۔

حافظ عبد العلی موصی

گواہ شد:۔ عبد المالک ولد حافظ عبد العلی صاحب
گواہ شد:۔ فضل احمد امیر جماعت احمدیہ۔

نمبر ۶۲۶۴:۔ منکہ قادر بخش ولد اللہ دتہ۔ قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت بوقت حضرت مسیح موعودؑ ساکن بھینی بانگر ڈاکخانہ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ ماہوار آمد قریباً ۸ روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور کرتا رہونگا۔ نیز اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ نشان انگوٹھا قادر بخش موصی۔ گواہ شد:۔ بشیر احمد سیالکوٹی مولوی فاضل گواہ شد:۔ محمد الدین ساکن بھینی بانگر۔

نمبر ۶۳۸۵:۔ منکہ امۃ الحفیظ بیگم بنت محمد عثمان صاحب زوجہ عبد الغنی گجراتی آئرن مرچنٹ قوم شیخ عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالبرکات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۱۲/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد غیر منقولہ از قسم زرعی و سکنی کوئی نہیں۔ اور نہ ہی ماہوار آمد ہے۔ میری منقولہ جائیداد مندرجہ ذیل ہے:۔ پازیب نقری ۳۲ تولہ جھمکے ۱½ تولہ کانٹے ۱½ تولہ گوکھرو ۳ ماشہ طلائی قیمتی اندازاً اڑھائی سو روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ ۵۰۰ روپے حق مہر بذمہ میرے خاوند کے ہے۔ یعنی کل جائیداد ۷۵۰ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی قیمت اپنی زندگی میں ادا کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو صدر انجمن احمدیہ قادیان کو میری اس جائیداد سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ ہاں اگر اس جائیداد کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد میری وفات کے بعد بھی ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت میری آخری وصیت ہے۔ ہر طرح صحیح اور قائم رہیگی۔ خواہ میری نعش بہشتی مقبرہ میں دفن ہو سکے یا نہ ہو سکے میں اور میرے ورثاء اس وصیت کے پابند ہونگے۔

مجلس مشاورت ۱۹۴۲ء کا ایک فیصلہ

مجلس مشاورت ۱۹۴۲ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مرتد اور منکر از وصیت کا مال واپس کرنے کے متعلق حسب ذیل فیصلہ فرمایا تھا۔ اور فرمایا تھا کہ ابھی مجھے ایسے دلائل نہیں ملے۔ جن سے اس بارہ میں قطعی طور پر کوئی آخری فیصلہ کیا جاسکے۔ اس لئے فی الحال میں اس قاعدہ کو جاری کرتا ہوں۔ دوست اس مسئلہ پر غور کرتے رہیں۔ میں بھی انشاء اللہ مزید غور کروں گا۔ اس لئے احباب کو اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔

فیصلہ

چونکہ آمد کی وصیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس قاعدہ کے وقت کہ مرتد اور منکر از وصیت کا مال رد کر دیا جائے موجود نہ تھی۔ اس لئے رد کرنے کا قاعدہ آمد کے مالوں پر چسپاں ہی نہیں ہوتا۔ نیز آمد کا مال خرچ ہوتا جاتا ہے۔ نہ قبضہ میں ہوتا ہے نہ قائم رہتا ہے۔ اس لئے حصہ آمد کا مال کسی صورت میں بھی واپس نہ کیا جائے۔ ہاں اگر مرتد یا منکر از وصیت کی کوئی جائداد بقبضہ انجمن کے قبضہ میں ہو تو وہ بے شک ارتداد یا انکار از وصیت کی صورت میں واپس ہونی چاہیئے۔ مگر اس قاعدہ کا اطلاق صرف اس شخص پر ہوگا۔ جو ضعف ایمان کی وجہ سے اپنی وصیت سے منکر ہو جائے۔ اور کہدے کہ میرا اب وصیت بہشتی مقبرہ کے مسئلہ پر اعتقاد نہیں رہا۔ یا سلسلہ سے خود روگردان ہونے کا دعوےٰ کرے۔ لیکن جسے تعزیری طور پر نظام سلسلہ سے خارج کیا جائے اس کی وصیت کا کوئی مال واپس نہیں کیا جائیگا کیونکہ وہ حسب قاعدہ ۱۲ متعلقہ ضمیمہ رسالہ الوصیت مرتد نہیں ہوا۔ بلکہ اسے نظام سلسلہ سے الگ کیا ہے۔“

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ جنوری ہے۔ تمام جماعتوں اور افراد کو یہ تاریخ یاد رکھنی چاہیئے۔ اور اس سے پہلے پہلے سال نہم کے وعدے میرے نام پر یا تحریک جدید کے دفتر میں بھجوا دینے چاہئیں۔

خاکسار مرزا محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے متعلق انسپکٹر آف سکولز کی رائے

تعداد طلباء۔ طلباء کی تعداد ۱۲۳ لڑکوں کے اضافہ سے ۱۲۵۹ ہوگئی ہے

عمارت۔ مدرسہ ایک عمدہ عمارت میں لگتا ہے۔ جس کا ماحول صحت افزا ہے۔ سکول کے سامنے ایک خوشنما باغ بھی ہے۔ جھاڑیوں کی باڑ نے اس کو اور بھی خوبصورت بنا دیا ہے۔ اس سکول کے ساتھ کھیل کے وسیع اور خوبصورت میدان بھی ہیں۔ میں نے دیکھا کہ صفائی کا خوب اہتمام ہے۔

سٹاف۔ بیتیس اساتذہ پر مشتمل ہے۔ جن میں سے تیس ٹرینڈ اور سند یافتہ ہیں۔

بورڈنگ ہاؤس۔ کافی وسیع ہے۔ اور اس کا انتظام تسلی بخش ہے ۱۳۲ بورڈرز ہیں۔ رات کے مطالعہ کا انتظام تسلی بخش ہے۔ بورڈرز ڈائننگ ہال میں اکٹھا کھانا کھاتے ہیں۔ یہ قاعدہ اس لئے جاری کیا گیا ہے۔ کہ طلباء میں اخوت کا جذبہ ترقی کرے۔ بورڈنگ ہاؤس کا ایک چھوٹا سا ہسپتال بھی ہے۔ جسے ایک ریٹائرشدہ ڈاکٹر صاحب چلاتے ہیں۔ میں نے بورڈنگ ہاؤس کو صاف ستھرا پایا۔

معائنہ طبی۔ یہ مدرسہ اس بارے میں خوش نصیب ہے۔ کہ اس کے ایک تجربہ کار ریٹائرشدہ ڈاکٹر میسر ہے۔ جو طلباء کا باقاعدہ اور مکمل طبی معائنہ کرتا ہے۔ اور نقائص کا مناسب علاج بھی کرتا ہے۔ ہر طالب علم کی صحت کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔

لائبریری کافی ہے اور مناسب کتب کافی تعداد میں موجود ہیں۔ مجھے یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی ہے۔ کہ طلباء اس کا کافی استعمال کرتے ہیں۔

ضبط و انتظام۔ ضبط اچھا ہے اور مدرسے کی عام حالت بہت اچھی ہے۔

تربیت جسمانی۔ ماں ڈرل کے گردوں کا انتظام تسلی بخش ہے۔ اور ورزش کا پروگرام بھی اچھی طرح مرتب کیا گیا ہے۔ مجھے اس بات سے بہت خوشی ہوئی کہ مدرسے میں پہلے فار آل کی تحریک جاری ہے اور سب اس سے مستفید ہوتے ہیں۔

تعلیمی حالت۔ تعلیمی حالت بہ حیثیت مجموعی تسلی بخش ہے۔ دوران معائنہ میں جو نقائص ہمارے نوٹس میں آئے۔ ان کے متعلق اساتذہ متعلقہ کو موقعہ پر ہی مناسب ہدایات دے دی گئی تھیں۔

جنرل۔ میرے لئے یہ کہنا بڑی خوشی کا موجب ہے کہ میں قادیان اور اس کے اس مرکزی ادارے سے بہت اچھا اثر لے کر جا رہا ہوں۔ اس بات سے مجھے خصوصاً بہت خوشی ہے۔ کہ اس قصبہ کا تقریباً ہر فرد خواندہ ہے۔ مجھے اور میرے ساتھیوں کو حضرت خلیفۃ المسیح کی جو مجسم شفقت اور مہربانی ہیں ملاقات کا شرف بھی بخشا گیا۔ ہم سب ان کے بہت ممنون ہیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب۔ میر محمد اسحاق صاحب۔ اور دیگر

غیر مبایعین کی تبدیلی عقیدہ

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں موجودہ غیر مبایعین اکابر حضور علیہ السلام کو نبی اور رسول ہی مانتے تھے۔ اور اس وقت کے ان کے اقرار اور گواہیاں اب بھی کتابوں اور رسالوں اور اخباروں میں موجود ہیں۔ حضور کی رحلت کے بعد جب خلافت ثانیہ کا زمانہ آیا۔ تو حضور کا دعوےٰ نبوت اور ان کے اقرار اور گواہیاں جب ہماری طرف سے پیش ہونے لگیں۔ تو بجائے اپنی غلطی تسلیم کرلینے اور صداقت کو مان لینے کے وہی لوگ بحث اور جنگ و جدل کرنے لگے۔ اللہ تعالےٰ ان کو ہدایت دے۔

دعویٰ احمدؑ نے نبوت کا کیا	ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ
بعدِ رحلت جب یہی ہم نے کہا	ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد فراہمی گندم کے متعلق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

قادیان میں باوجود فصل پر کافی مقدار گندم خریدنے کے بعض لوگوں کو گندم نہ ملنے کی دقت پیش آرہی ہے۔ مجھے جلسہ سالانہ پر بعض دوستوں نے بتایا تھا۔ کہ ہم نے آپ کی تحریک پر ضرورت سے زیادہ گندم محفوظ کی ہوئی ہے۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ جماعت ہائے احمدیہ لائلپور، سرگودھا (اس ضلع نے پہلے بھی کافی گندم مہیا کی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء) منٹگمری۔ ملتان۔ شیخوپورہ کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ ماہ اپریل ۱۹۴۲ء (نئی گندم کے نکلنے کے وقت) تک کے خرچ کے مطابق گندم رکھ کر باقی گندم کا اندازہ کرکے مجھے اطلاع دیں۔ اور قیمت کا بھی۔ نیز جو خرچ وہاں سے قادیان لانے کا ریل کا پڑتا ہو۔ تاکہ اگر خرچ مناسب ہو۔ تو گندم کے منگوانے کا انتظام کیا جاسکے۔

تفسیر کبیر جلد اول کی رعایتی قیمت کی آخری تاریخ

تفسیر کبیر جلد اول (سورہ فاتحہ سے شروع ہونے والی جلد) کی رعایتی قیمت نو روپے فی نسخہ ہے۔ جو دوست رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہیں۔ وہ ۳۱ جنوری ۱۹۴۲ء تک تفسیر کبیر جلد اول کے لئے پیشگی قیمت بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان ارسال فرمائیں۔ اس کے بعد فی نسخہ دس روپے قیمت لی جائیگی

(انچارج تحریک جدید)

تحریک قرضہ ایک لاکھ

تحریک قرضہ ایک لاکھ کا روپیہ اکثر دوست واپس کر چکے ہیں۔ اور بعض احباب نے تحریک قرضہ پچاس ہزار میں منتقل کرا دیا تھا۔ مگر ان کے علاوہ بھی چند ایک احباب کا روپیہ ابھی واجب الادا ہے۔ براہ مہربانی ایسے اصحاب جلد از جلد اپنے اپنے سرٹیفکیٹ دفتر ہذا میں ارسال فرما کر روپیہ وصول فرمائیں۔ (ناظر بیت المال قادیان)